روزنامہ
الفضل
ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۳۴۹
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۶۸ سوموار ۱۵ - شوال ۱۴۱۴ھ ' ۲۸ - امان ۱۳۷۳ ہش ' ۲۸ - مارچ ۱۹۹۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

بعض آدمی دیکھے گئے ہیں کہ جب کوئی ابتلاء آجائے تو گھبرا اٹھتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے شکوہ کرنے لگتے ہیں۔ ان کی طبیعت میں ایک افسردگی پائی جاتی ہے' کیونکہ وہ صلح جو کلی طور پر خدا تعالیٰ سے ہونی چاہئے' ان کو حاصل نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ سے انسان کی اسی وقت تک صلح رہ سکتی ہے کہ جبتک اس کی مانتا رہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا معاملہ ایک دوست کا معاملہ ہے۔ کبھی ایک دوست دوسرے کی مان لیتا ہے اور دوسرے وقت اس کو اس دوست کی ماننی پڑتی ہے اور یہ تسلیم خوشی اور انشراح صدر سے ہونی چاہئے نہ کہ مجبوراً۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۵۵)

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک مکتوب گرامی

لندن
۲۵-۲-۱۹۹۴

پیارے برادرم مکرم نسیم سیفی صاحب

....

۱۷- فروری کے الفضل میں آپ کا بہت ہی پر خلوص منظوم کلام شائع ہوا ہے۔ ماشاء اللہ چشم بددور۔ اس دور ابتلا میں آپ کی طرف سے اور آپ کے سب ساتھیوں کی طرف سے جس قسم کی عظمتِ کردار کا اظہار ہوا ہے اس پر دل بے حد خوش ہے۔ (اللہ تعالیٰ آپ کو احسن جزا دے) اللہ تعالیٰ جلد رہائی کے سامان پیدا فرمائے۔ اپنے بلند ہمت ساتھیوں کو محبت بھرا اسلام۔

آپ کے اور آپ کے ساتھیوں کے لئے میرا دل ہر وقت اندر اندر سلگتا رہتا ہے۔ حالانکہ خوب جانتا ہوں کہ یہ ایک عظیم سعادت ہے۔

والسلام
(دستخط) مرزا طاہر احمد
(امام جماعت احمدیہ) الرابع

پاکستان میں قادیانیوں کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے۔ چیف جسٹس نسیم حسن شاہ

اسلام آباد = نئی دہلی سے شائع ہونے والے انگریزی اخبارات "نیشنل ہیرالڈ" اور "دی ایشین ایج" نے سٹاک ہوم سے خبر رساں ایجنسی یو این آئی کے حوالے سے ایک رپورٹ میں کہا کہ پاکستان کے چیف جسٹس جناب ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے کہا ہے کہ ان کے ملک (پاکستان) میں قادیانی فرقہ کے لوگوں کے ساتھ غیر منصفانہ برتاؤ کیا جا رہا ہے اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق چیف جسٹس ڈاکٹر نسیم حسن شاہ نے جو مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے بارے میں اظہار خیال کرنے کے لئے مغربی ملکوں کے دارالحکومتوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ یو این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے اس بات کا اعتراف کیا کہ پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے۔ انہیں ان کے جائز حقوق نہیں دئے جا رہے۔ رپورٹ کے مطابق چیف جسٹس آف پاکستان نے کہا کہ وہ یقینی طور پر اس غلطی کی اصلاح کے لئے اپنی انتہائی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں سویڈن میں بھی احمدی فرقہ کے بعض ارکان کی جانب سے پیغامات موصول ہوئے ہیں جنہیں وہ صدر پاکستان تک پہنچائیں گے۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۷ مارچ ۹۴ء صفحہ آخر)

ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں۔ راحت میں۔ عسر میں یسر میں گر قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں۔ جعلی دستاویزوں سے محترز رہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے۔ جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف میں ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیوں سے رکتا ہے۔ المختصر (-) جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں ظالم لنفسہ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔ (-) جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہوا اس کو وفاداری سے پورا کرے۔ اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں۔ ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے۔ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

(-) اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں - یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ کلام الٰہی میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی۔ جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ "کلام الٰہی" کے دل سورہ یٰسین میں ایسا لکھا ہے۔ (اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود انہیں کھانا دے دیتا) آجکل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں۔ مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں

رضا الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا۔ اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے وہ جسم کی غذا ہے۔ یہ روح کی غذا۔ منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (-) ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں۔ قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا۔ اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیتا ہے۔

(از خطبہ ۲۰/ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۲۸ - امان ۱۳۷۳ ہش ۲۸ - مارچ ۱۹۹۴ء

روحانی زندگی برقرار رکھنے کا اصول

خدا تعالیٰ اپنا جب کوئی سلسلہ دنیا میں قائم کرتا ہے تو اس کی ترقی کے لئے ایک ایسا اصول قائم فرماتا ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔ اور اس کے لئے ہمیشہ ذہنی اور روحانی تیاری مکمل رکھنی چاہئے۔

اس اصول کا ذکر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ذیل کے الفاظ میں فرمایا ہے۔

"ہر وہ انسان جو یہ سمجھتا ہے کہ پچھلی قربانیاں اس کے لئے کافی ہیں وہ سخت غلطی پر ہے........ روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔ پھر قربانیاں بھی اوقات کے بدلنے کے ساتھ بدلتی جاتی ہیں۔"

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ نے اس اصول کو ہمیشہ سمجھا ہے اور قربانی کی راہ میں ہمیشہ نئے سنگِ میل نصب کئے ہیں۔ آج ہم جن کو اپنے درمیان پا کر خوشی و مسرت سے نہال ہو رہے ہیں۔ اور جن کو سینے سے لگا کر اپنے سینے ٹھنڈے کر رہے ہیں۔ جن کی پیاری صورتیں دیکھ کر ہماری آنکھیں روشن ہو رہی ہیں۔ ان پانچوں نے راہِ وفا میں محبتوں کے جو نقوش قدم چھوڑے ہیں یہ ہمارا حال ہیں۔ ہمارا یہ حال ماضی کی ایسی ہی قربانیوں کا تسلسل ہے اور ہر احمدی یہ عہد کرتا ہے کہ جب بھی خدا کی راہ میں کوئی قربانی طلب کی جائے ہم بھی اپنے انہی پیاروں کی طرح (جن کو آج اپنے درمیان پا کر ہم مسرور ہیں) خدا کی آواز پر لبیک کہیں گے۔ اور ہمت استقامت اور صبر و ثبات قائم کرنے کے لمحات میں ہمارے لئے ہمارے یہ دوست مشعل راہ ہونگے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی جس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے ہمارے ان دوستوں نے وفا کی نئی داستانیں رقم کی ہیں ہر احمدی اس تاریخ ساز نمونے کو سامنے رکھے گا۔ اور اس اصول کو ہر احمدی سدا زندہ رکھے گا کہ 'روحانی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ نئی نئی قربانیوں کی ضرورت رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو صبر و حوصلہ کی دولت سے مالا مال کر دے۔ آج صبر ہی ہمارا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ اسی سے ہم نے فتح پائی ہے۔ صبر کا ہتھیار کبھی ناکام نہیں ہوا۔

ہر شخص جو مامور ہے خدمت پہ ہماری
اِک اجرِ عظیم اس کی سعادت کا صلہ ہے
اِک نعمتِ عظمیٰ ہے خداوند کی ہر دین
گو ہونٹ کسی شے کی طلب میں نہ ہلا ہے

ابو الاقبال

○

اُفتاد یہ تازہ جو ابھی آن پڑی تھی
یہ ظُلم کی زِنجیر کی اک اور کڑی تھی

سیفی تھے' براہیم تھے اور قاضی و آغا
اور ناز کے ہاتھوں میں پڑی ہاتھ کڑی تھی

یہ پانچوں مرے دوست تھے انگوٹھی کی مانند
انگوٹھی جو ان پانچ نگینوں سے جڑی تھی

چاہا تھا مخالف نے کہ وہ حق کو مِٹا دے
نازک تھا بڑا وقت مصیبت کی گھڑی تھی

مَیں روتا رہا اپنے اسیروں کے غموں پر
دل سوختہ اور آنکھ میں اشکوں کی جھڑی تھی

اس ورطۂ مُہلک سے مرے رب نے نکالا
قدرت مرے اللہ کی یہ کتنی بڑی تھی

محمد سعید انصاری

یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ

حضرت صاحب کے منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان
-امانت یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضرورت کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے سات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی اس خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی
دار الضیافت' ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:-

تربیت کے لئے دل کی نرمی بھی اس طرح کی ہونی چاہئے کہ نظم وضبط کے ساتھ مل جل کر اس میں رس پیدا کر دے اور نظام جماعت کو جب ایک انسان نافذ کرے تو جن لوگوں پر وہ نظام نافذ ہوتا ہے ان کو یہ احساس نہ ہو کہ یہ ایک خشک قسم کا نظام ہے جو ٹھونسا جا رہا ہے اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تلخی سے تنقید کی جاتی ہے اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ گویا جو کمزور ہے وہ گھٹیا ہے' بے حقیقت ہے۔ تھوڑی سی غلطی بھی سرزد ہو گئی ہو یا بے احتیاطی ہو گئی ہو تو اس کو نظر سے گرا دیا جائے یہ طریق تربیت کا طریق نہیں ہے۔

تربیت کے لئے اپنے دل کو زخمی کرنا پڑتا ہے' بجائے اس کے کہ دوسروں کے دلوں کو زخمی کیا جائے اور جہاں تک ممکن ہو اس پہلو سے تربیت کرنی چاہئے۔ چنانچہ مختلف وقتوں میں مختلف شکلوں میں یہاں بھی اور اس کے علاوہ بھی میں نے اس پہلو پر روشنی ڈالی۔ میں نے بارہا عہدیداران کو اور جماعت کو بالعموم یہ سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ ان لوگوں کو جو ہدایت نہیں پاتے تھے' جن کی تربیت میں نقص تھے' نفرت' حقارت اور خشک تنقید کی نظر سے نہیں دیکھا کرتے تھے بلکہ آپؐ کا دل ان کے لئے زخمی ہو جایا کرتا تھا۔ اور آپؐ ان کا دکھ محسوس فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص کسی کمزور کے لئے دکھ محسوس کرتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کی تنقید میں بھی ایک رس پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ تنقید جو دل کے گداز سے کی جائے اس کا رنگ اور ہوتا ہے۔ اس کی تاثیر اور ہوا کرتی ہے اور وہ تنقید جو خشک ملا کی طرح کی جائے وہ اثر سے خالی ہوتی ہے۔ جیسے کوئی ایسا درخت پھلدار نہ رہے۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے اندر زندگی کا وہ رس تھا۔ جو آسمان سے بھی ودیعت کیا گیا تھا اور آپؐ کے دل کے درد سے بھی وہ رس پھوٹا کرتا تھا۔ چنانچہ دو مرتبہ اللہ تعالیٰ کو آپؐ کو اس بات سے پیار کے رنگ میں روکنا پڑا کہ لوگوں کا اتنا غم نہ کیا کرو کہ خود ہی ہلاک ہو جاؤ۔ آنحضور ﷺ کے متعلق اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کتنا عظیم الشان ہے۔ فرماتا ہے۔(-)

کہ اے میرے بندے! کیا تو اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں اور تیری بات سن کر زندگی کا پانی نہیں پیتے اور آب حیات کے گھونٹ نہیں بھرتے وہ لوگ جو اپنے ارادے سے اور اپنی غلطیوں سے ہلاک ہو رہے ہیں تو ان کے غم میں اپنے آپ کو کیوں ہلاک کئے جاتا ہے۔

یہ خدا کی طرف سے کوئی ایسی تنقید نہیں ہے جس کے متعلق کہا جائے کہ نعوذباللہ آنحضرت ﷺ غلطی کر رہے تھے اور خدا نے ان کو سمجھایا اور روک دیا یہ پیار اور محبت کے اظہار کا ایک حیرت انگیز طریق ہے جو فصاحت و بلاغت میں آسمان سے باتیں کر رہا ہے۔ یہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف ہے۔ اور یہ پیغام دنیا کو دیا جا رہا ہے کہ جو سب سے زیادہ پاک تھا جو سب سے زیادہ معصوم تھا۔ جو جو سب کائنات کا سردار بنایا گیا تھا' اس کا دل چھوٹوں کے لئے اور ان لوگوں کے لئے بھی جو ہدایت سے دور بھاگتے ہیں' اتنا نرم ہے کہ ان کے لئے وہ سخت غم محسوس کرتا ہے۔

یہ مسئلہ ایسا ہے جو سب سے زیادہ عورت کو سمجھنا چاہئے۔ کوئی مرد اگر نہ سمجھ سکے تو وہ معذور خیال کیا جا سکتا ہے۔ لیکن عورت تو ماں ہوتی ہے۔ عورت سے بڑھ کر کون اس مسئلہ کو سمجھ سکتا ہے کہ جب اس کے بچے غلطی کرتے ہیں تو اس کی نصیحت میں خشکی اور سختی نہیں ہوا کرتی بلکہ دل کا درد اور سوز شامل ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ماں کی نصیحت سے بڑھ کر اور کوئی نصیحت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک بد دعا ہے اس سے ڈرو وہ ضرور قبول کی جائے گی اور وہ ماں کی اپنی اولاد کے خلاف دعا ہے۔ اس میں ہمیں حکمت کا یہ راز سمجھایا گیا کہ سوائے اس کے کہ کوئی ماں بے انتہا مجبور ہو گئی ہو' بار بار مظالم کا نشانہ بنی ہو' اس کے دل سے اپنی اولاد کے لئے بد دعا پھوٹ ہی نہیں سکتی۔ اس لئے آنحضرت ﷺ نے یہ عظیم حکمت کی بات بتائی اور یہ حدیث قدسی ہے۔ کیونکہ آپؐ جو بات خدا کی طرف منسوب کر کے فرمایا کرتے تھے اس کے متعلق یہ مسلمہ اصول ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت کے تابع یہ بات کہا کرتے تھے اپنی طرف سے کوئی اندازے لگا کر باتیں نہیں کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو خود فرمایا کہ ماں کی بد دعا سے اولاد کو ڈرنا چاہئے۔ کیونکہ ماں اپنی اولاد کے لئے بد دعا کر ہی نہیں سکتی سوائے اس کے کہ بے حد مجبور ہو گئی ہو' سخت تکلیف میں ہو۔ اس کے متعلق ایک مثال ایسی آتی ہے جو ہے تو فرضی لیکن اس مضمون کو واضح کرنے کے لئے بہت عمدہ ہے۔ اور اس سے پہلے بھی میں اپنے بعض خطابات میں بیان کر چکا ہوں۔ آپ میں سے بہت سے نئے ہیں۔ ان تک وہ بات نہیں پہنچی ہو گی اور اس مضمون سے اس کا اتنا گہرا تعلق ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس کو دہرانے میں کوئی حرج نہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک بیٹا اتنا ظالم تھا کہ اپنی ماں سے مسلسل بے اعتنائی برتتا رہا اور اس بدنصیب کی بیوی ایسی تھی جو اس کے ذریعہ اپنی ساس پر ظلم کروایا کرتی تھی یہ سلسلہ اتنا بڑھ گیا کہ اس بیوی کی پیاس بجھنے کی بجائے اور بھڑکتی رہی اور اس کی ماں کو اس گھر میں دیکھنا بھی اس کو پسند نہیں تھا۔ یہاں تک کہ ایک دن اس نے کہا کہ اے میرے خاوند! اگر تجھے واقعی مجھ سے پیار ہے تو اپنی ماں کا سر تھال میں سجا کر لا۔ تب میں تمہارے ساتھ رہوں گی ورنہ میرا تجھ سے کوئی رشتہ نہیں۔ اس بدبخت نے ایسا ہی کیا۔ کہتے ہیں کہ جب وہ تھال میں اپنی ماں کا سر لگا کر بیوی کی طرف آ رہا تھا تو رستے میں ٹھوکر لگی اور وہ سر زمین پر جا پڑا۔ وہ لڑکا خود بھی زمین پر گرا تو ماں کے کٹے ہوئے سر میں سے آواز آئی' بیٹا! تمہیں چوٹ تو نہیں لگی؟ تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی؟ کسی نے یہ مثال بنائی ہے' کہانی ہے' اس میں حقیقت تو نہیں لیکن اس کہانی کے اندر جو روح ہے' وہ سچی روح ہے' مائیں ایسی ہی ہوا کرتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق ماؤں نے گواہی دی کہ خدا کی قسم! ماؤں سے بڑھ کر وہ ہم سے پیار کیا کرتے تھے' بیٹوں نے گواہی دی کہ خدا کی قسم! ماؤں سے بڑھ کر وہ ہم سے پیار کیا کرتے تھے' تمام صحابہؓ اس بات پر گواہ ٹھہرے اور یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ سے آپؐ کے غلاموں کو ایسا عشق تھا کہ دنیا میں آسمان کی آنکھ نے کبھی ایسا عشق کسی اور کے لئے نہیں دیکھا۔ وہ آپؐ پر فدا ہو جاتے تھے' آپؐ پر نظریں پڑتی تھیں تو سیراب ہو جایا کرتی تھیں۔

آپ ہی کے متعلق جنگ احد کا یہ واقعہ بیان ہوا ہے کہ ایک ایسی عورت تھی جس کا باپ بھی وہاں شہید ہوا' جس کے بھائی بھی شہید ہوئے' جس کے بیٹے بھی شہید ہوئے۔ جب اس کو یہ خبر پہنچی کہ آنحضرت ﷺ بھی شہید ہو گئے ہیں تو اتنا دکھ ہوا کہ بے اختیار میدان جہاد کی طرف دوڑی اور رستہ میں جو اس سے ملتا تھا اس سے پوچھتی تھی کہ بتاؤ محمد مصطفیٰ ﷺ کا کیا حال ہے؟ ایک روایت کرنے والا بتاتا ہے کہ ایک موقع پر جب وہ میدان جہاد کے قریب پہنچ گئی تو ایک صحابیؓ سے (جس کو علم تھا کہ اس کا باپ شہید ہو گیا ہے) اس نے پوچھا۔ اس نے جواباً کہا کہ بی بی تمہارے والد شہید ہو گئے ہیں۔ یا والد کی بجائے خاوند کا ذکر ہو گا۔ تفصیل مجھے اس وقت یاد نہیں لیکن ان تین رشتوں کے متعلق قطعی بات ہے کہ تین بے حد قریب کے رشتے ایسے تھے جن کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔ اگر خاوند تھا تو اس نے یہ کہا کہ بی بی تمہارا خاوند شہید ہو گیا ہے۔ اس نے پلٹ کر کہا میں نے خاوند کا کب پوچھا ہے۔ میں تو محمد مصطفیٰؐ کی بات کر رہی ہوں۔ ان کو تو گزند نہیں پہنچا؟ اس نے سمجھا کہ شاید خاوند کے ساتھ بعض بیویوں کے ایسے تعلق نہیں ہوا کرتے اس لئے اس کو پرواہ نہیں ہے۔ اس نے کہا بی بی تمہارے بھائی بھی شہید ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا میں بھائیوں کا کب پوچھتی ہوں مجھے تو میرے آقا محمد مصطفیٰؐ کی خبر دو اس نے سمجھا کہ شاید بھائیوں سے پیار نہیں تھا۔ کیونکہ وہ نرمی سے' آہستہ آہستہ سب سے بڑی تکلیف کی خبر پہنچانا چاہتا تھا اس لئے اس نے اس کے بعد کہا کہ بی بی میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہارے بیٹے بھی شہید ہو گئے۔ اس نے پھر پلٹ کر کہا کہ میں بیٹوں کا کب پوچھتی ہوں۔ مجھے میرے آقا کی خبر دو' محمد رسولؐ اللہ کی خبر دو' وہ خیریت سے ہیں کہ نہیں؟ اتنے میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اپنے عاشقوں کے جھرمٹ میں' ان کے سہارے آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اس طرف آ رہے تھے تو اس جواب دینے والے کی نظر آپ پر پڑی اور اس نے اشارہ کر دیا کہ وہ ہیں محمد رسولؐ اللہ اور وہ زندہ سلامت موجود ہیں۔ یہ سن کر وہ بے اختیار چیخ اٹھی کہ ؎

کل مصیبۃٍ بعدک جلل'

کہ اے میرے محبوب تو زندہ ہے' تو سلامت ہے تو تیرے بعد کوئی مصیبت باقی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین' پی ایچ ڈی' انگلینڈ
حال نیویارک

لائبریریوں کا ارتقاء / کتب خانوں کا آغاز

محترم سیفی صاحب کی فرمائش پر میڈیسن سے متعلق مضامین لکھنے کے لئے خلافت لائبریری ربوہ کا رخ کیا تو چند روز وہاں بیٹھ کر کتابیں پڑھیں اور نوٹس تیار کئے۔

چند دوستوں نے فرمائش کی کہ خلافت لائبریری کا بھی کچھ حق ہے اس پر بھی آرٹیکل لکھیں تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام اس سے استفادہ کر سکیں مجھے بھی یہ محسوس ہوا کہ اگر یہ لائبریری اور اس میں جملہ سہولتیں نہ ہوتیں تو میں یہ آرٹیکل لکھنے میں شائد کامیاب نہ ہو سکتا۔ چنانچہ میں نے قارئین کے لئے وہاں سے مواد اکٹھا کرنا شروع کیا تو بات کتب خانوں کے آغاز' ان کی تاریخ سے ہوتی ہوئی دنیا میں لکھنے پڑھنے کے آغاز تک جا پہنچی۔ اتنا مواد اکٹھا ہو گیا کہ پڑھنا اور سمیٹنا مشکل ہے۔ یہاں بھی سائنسی سوچ کو مد نظر رکھتے ہوئے سوچا کہ قارئین کو مزا تو تب آئے گا کہ مختصر طور پر لائبریروں کے ارتقاء سے بات شروع کی جائے تاکہ ماضی کی حسین یادیں آنکھوں کی سامنے آجائیں۔ اس سلسلہ کا یہ پہلا آرٹیکل پیش ہے۔

لاطینی زبان میں Libraria لائبریری کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جو رومن لفظ Liber سے ماخوذ ہے۔ جرمن۔ اسپینش' فرنچ' اٹالین۔ سوئس میں لائبریری کے لئے لفظ bibliothek استعمال ہوتا ہے۔ انگریزی میں لائبریری سے مراد کسی کمرہ' عمارت یا کتابوں کا عطیہ دینا یا ان تینوں چیزوں کو پڑھنے کی غرض سے اکٹھا وقف کر دینا ہے۔ چنانچہ لائبریری کا بنیادی مقصد پڑھنے والے مواد کو جمع کرنا یا محفوظ کرنا ہے تاکہ عوام الناس کو جب بھی کسی چیز کے بارہ میں علم حاصل کرنے کی ضرورت پیش آئے تو وہ ایک ایسی مخصوص عمارت میں آئیں جہاں علم اور ہر قسم کی معلومات حاصل کرنے کی سہولت موجود ہو۔

لائبریریوں کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جب انسان نے لکھنا پڑھنا شروع کیا تو لکھنے پڑھنے کی چیزوں کو بھی حفاظت سے رکھنے کی کوشش کی۔ انسان کی اسی کوشش نے لائبریریوں یا کتب خانوں کو جنم دیا۔

پہلی لائبریری

ابتدائی زمانہ میں ریکارڈ روم اور لائبریری کے درمیان کوئی فرق نہ تھا۔ تاریخ میں لائبریری کی سب سے پہلی مثال عراق ایک بہت بڑے شہر نیپر (Nippur) میں تقریباً ساڑھے تین ہزار سال (ق-م) میں ملتی ہے۔ جو کہ بے شمار کمروں پر مشتمل تھی۔ اور تمام کمرے مٹی سے بنی ہوئی تختیوں سے بھرے ہوتے تھے جن پر ہاتھ سے لکھی ہوئی عبارتیں تھیں۔ مسودات سے بھرے ہوئے کمرے یہ ظاہر کرتے تھے کہ یہ ایک جامع لائبریری تھی۔

نیپر شہر تاریخی لحاظ سے اس وقت کے میسوپوٹیمیا (Mesopotamia) میں شامل ہوتا تھا۔ اس تہذیب میں بہت بڑے بڑے شہر آباد ہوئے جن کی آبادی ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں افراد پر مشتمل تھی۔ شہر کا بندوبست چلانے کے لئے انتظامیہ قائم کی جاتی تھی۔ میسوپوٹیمیا اور مصر سے ملنے والی مٹی کی تختیوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکھنے پڑھنے کا عمل حساب کتاب لکھنے' قانون کا اطلاق کرنے اور خط و کتابت کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ تاریخ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ پہلی علمی و ادبی تہذیب و تمدن کا آغاز بھی میسوپوٹیمیا کے اسی علاقہ میں ساڑھے تین ہزار سال (ق-م) میں ہوا۔ اور چند سو سال کے اندر اندر اس تہذیب کے اثر کی وجہ سے تقریباً ۳۲۰۰ (ق-م) مصر کی اور ۲۵۰۰ (ق-م) وادی سندھ اور ۱۸۰۰ (ق-م) چین کی تہذیب نے جنم لیا۔ میسوپوٹیمیا کی تہذیب کے برعکس وادی سندھ اور چین کی تہذیب میں لکھائی محدود پیمانہ پر کی جاتی تھی۔ کیونکہ ان قوموں کا مزاج کچھ مختلف تھا۔ جنوبی عراق میں پھیلی ہوئی اس تہذیب نے انسانی سوسائٹی' مذہب سیاست غرض انسانی زندگی کی ترقی کے ہر پہلو پر اچھے اثرات مرتب کئے

انسان کو لکھنا پڑھنا کس نے سکھایا

ہر پڑھنے والے کو یہ جستجو ضرور ہو گی کہ انسان کو پڑھنا اور لکھنا کب آیا۔ چنانچہ جب ماضی کی طرف نظر دوڑائیں تو نظر جا کر آسمانی کتابوں پر ہی ٹھہرتی ہے۔ اور خوب مزا بھی آتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی کیا شان ہے۔ کہ تمام انبیاء کو انسان کی بھلائی اور تعلیم و تربیت کی غرض سے ہی اس دنیا میں مامور کیا گیا۔ اس دنیا میں سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام کا دور بھی ۴۰۰۰ سال (ق.م) تھا۔ حضرت ادریس علیہ السلام جن کو مذہبی کتابوں میں حنوک بھی کہا جاتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ مفسرین کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ ادریس' حنوک ہی کا نام تھا۔ انگریزی میں جسے (Enoch) کہتے ہیں۔ حنوک کے معنے اور ادریس کے معنے آپس میں ملتے جلتے ہیں حنوک کے معنے عبرانی زبان میں Dedication یا Instruction کے ہیں یعنی سکھانا یا کسی چیز کی طرف منسوب کر دینا اور ادریس کے معنے بھی اسی رنگ کے ہیں دَ رَ سَ کے معنے ہیں پڑھا اور دَرَّسَ کے معنی ہیں پڑھایا۔ پس ادریس کے معنے ہوئے بڑا پڑھنے والا یا پڑھانے والا ادریس کے معنوں میں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ بڑی مہارت رکھنے والا اور فن کے لئے وقف ہو جانے والا۔

یہودی کتب میں آتا ہے کہ لکھنے کا علم حنوک نے ایجاد کیا تھا۔ اسی طرح علم ہیت اور حساب بھی اسی نے ایجاد کیا تھا۔ مسلمانوں میں بھی اسی قسم کی روایات آتی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے یہودی کتب سے ہی یہ باتیں نقل کی ہیں۔

(.......کبیر جلد ۵ صفحہ ۲۹۲ و ۳۰۷)

اب یہ جاننے کے بعد جب نیپر شہر میں لکھنے پڑھنے حساب کتاب رکھنے قانونی مسودات اور خط و کتابت کا آغاز ہوا تو یہ زمانہ تاریخی اعتبار سے حضرت ادریس علیہ السلام کا زمانہ ہی بنتا ہے۔ اور جب مذہبی کتابوں سے موازنہ کیا جائے تو ہر ریسرچ کرنے والا اسی نقطہ پر جا پہنچے گا۔ اور پھر یہ بات فوری طور پر ذہن میں آتی ہے کہ جونہی انسان نے لکھنا پڑھنا شروع کیا اسی وقت مسودات کو محفوظ کرنے کے بارہ میں سوچا گیا اور کتب خانے بنانے کا آغاز اسی وقت سے شروع ہو گیا۔ جس کی پہلی مثال نیپر شہر کی جامع لائبریری کے طور پر ملتی ہے۔ اور یہ بات ہمارے سامنے روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ انسانوں کو تمام علوم سکھانے کا بندوبست اللہ تعالیٰ نے خود ہی انبیاء کو بھیج کر کیا۔ جو انسانیت کے لئے مشعل راہ بنے۔

پہلی سائنس لائبریری

موجودہ طرز پر کتابیں جمع کرنے کا اور لائبریریاں بنانے کا آغاز یونانی اور رومن دور میں ہوا۔ یونان میں بڑے بڑے گرجا گھروں میں وسیع لائبریریاں بنائی جاتی تھیں۔ ایسی سب سے پہلی اور اہم لائبریری ۴۰۰ سال (ق.م) میں کسی ادارہ نے ایتھنز میں بنائی تھی۔ جس میں مختلف مکاتیب فکر اور نظریات سے متعلق کتابیں رکھی گئی تھیں۔ سب سے مشہور لائبریری ارسطو نے بنائی جس میں اس نے کتابوں کو نہایت منظم اور اصولی طریقوں پر رکھنے کا آغاز کیا۔ اس لائبریری کے قیام کا مقصد سائنٹیفک ریسرچ کو فروغ دینا تھا۔ ارسطو کی وفات کے بعد اس کی لائبریری ۸۴ ق-م میں رومیوں کے پاس بطور تاوان جنگ چلی گئی جہاں (Cicero) سائسیرو نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا جو کہ کتابوں سے اپنے انس اور محبت کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔

ارسطو کی لائبریری کو اس وقت کے مورخین نے ایک قابل تقلید مثال قرار دیا جس کی نقل کرتے ہوئے اسکندریہ میں ایک لائبریری بنائی گئی جو کہ یونانی اور رومن دور کی سب سے بڑی یادگار تھی۔ اس لائبریری کے بانی کا اصل مقصد تمام یونانی لٹریچر کی بہترین کاپیوں یا مسودات کو اکٹھا کرنا اور ان کو منظم طریق پر جمع کرنا تھا تاکہ یہ مواد آئندہ علم کی راہیں کھولنے کی بنیاد فراہم کر سکے اس لائبریری میں تقریباً سات لاکھ کتابیں تھیں۔ جو اصل میں قرطاس مصری پر لکھے ہوئے نوشتے تھے۔ قرطاس مصری دریائے نیل کے کنارے اگنے والے ایک درخت پپرس (نرسل) کے گودے یا چھال سے تیار کیا جاتا تھا۔ ان پر لکھنے کا آغاز تقریباً چار ہزار سال (ق.م) میں ہو گیا تھا۔ اس پر لکھے ہوئے نوشتے رول کی شکل میں ہوتے تھے۔ ان کے کناروں پر دو گول لکڑیاں لگا دی جاتی تھیں جن پر انہیں نقشے کی طرح لپیٹ دیا جاتا تھا۔ پپرس کو ہی موجودہ کاغذ کا مورث اعلیٰ کہا جاتا ہے۔

(اسلامی کتب خانے صفحہ ۳۸)

روم کی لائبریریاں

قدیم روم میں لوگوں میں یہ بہت مقبول فیشن تھا کہ وہ اپنی پرائیویٹ لائبریریاں بنائیں۔ یہ حقیقت تو ہم بھی جانتے ہیں کہ فیشن کی خاطر تو آج بھی ہمارے وطن کے لوگ پیسہ' وقت' محنت' غرض ہر چیز کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ مگر رومن عوام کا فیشن تو واقعی قابل تعریف ہے۔ چنانچہ قدیم روم کی ذاتی لائبریریوں میں سے بہت اعلیٰ اور مشہور سائسیرو کی لائبریری تھی۔ قدیم روم کے لوگ تخلیقی ذہن رکھتے تھے نت نئی ایجاد کی سوچ میں مگن رہتے تھے۔ چنانچہ اس وقت رومیوں

نے کتابوں کو ڈبوں یا پیٹیوں میں رکھنے کی بجائے دیواروں کے ساتھ خانے بنا کر ان پر کتابیں رکھنے کے فیشن کا آغاز کیا۔ جو کہ آج تک قائم ہے۔

اس وقت پڑھنے پڑھانے کی دُھن فیشن کی طرح ہر ذہن میں سوار تھی۔ اور ہر شخص چاہے افسر تھا یا نوکر' فوجی یا سویلین لائبریری ہر ایک کی کمزوری تھی۔ اس وقت کے مشہور جرنیل لوکولس جو کہ سٹیٹس مین بھی تھا اور اپنے شاہانہ رہن سہن اور بود و باش کی وجہ سے بہت مشہور تھا۔ اس کے علمی ذوق کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوکولس نے جنگی تاوان میں کسی دوسری چیز کی بجائے دشمن سے ایک بہت بڑی لائبریری حاصل کی اور کمال سخاوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ لائبریری اپنے وطن کے دانشوروں کے سپرد کردی جن کو علم و ادب میں دلچسپی تھی۔ اس بات کا اندازہ اس واقعہ سے ہوتا ہے کہ لوکولس کے حالات زندگی لکھنے والے شخص پلوٹارچ نے اس لائبریری میں موجود کتابوں کے معیار کو سائیسرو کے مشہور قصہ کو بیان کر کے کیا۔ اگرچہ سائیسرو کی اپنی سب سے بڑی ذاتی لائبریری تھی مگر ایک مرتبہ جب وہ اپنے دوست کے لئے پلوٹارچ لائبریری میں فلسفہ کی کتاب مستعار لینے گیا تو لائبریری کا یہ سیکشن اتنا وسیع تھا کہ اس نے فلاسفر زینو کی کتابوں میں اپنے آپ کو گھرا ہوا پایا۔

ایک فوجی کی لائبریری سے دلچسپی اور پھر جنگی تاوان میں اسے حاصل کرنا۔ پڑھ کر بہت حیرانی ہوئی۔ کہ جرنیل لوکولس نے تاوان جنگ کو بھی لوگوں کی تعلیم و تربیت کا ذریعہ بنانے کا سوچا۔ کیونکہ دنیا کے اسی خطے میں حال ہی میں تمام مغربی قوموں نے اپنی افواج کے ذریعہ Desert Storm سے تباہی مچائی جو کہ ہر دیکھتی آنکھ اور سنتے کان سے پوشیدہ نہیں۔ اس کے ساتھ ہی ذہن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے وہ تمام خطبات منظر بہ منظر گھومنے لگتے ہیں جو کہ گلف وار پر سب نے سنے اور پڑھے۔ ورنہ فوجیوں سے متعلق تو ترقی یافتہ ممالک میں بہت سے لطائف ہیں.....!

اسی طرح جولیئس سیزر نے ایک جامع پبلک لائبریری کا منصوبہ بنایا اور اس کی تکمیل کے لئے ایک قابل اور مشہور سکالر مارکس ٹرینٹیئس وارو کو اس کی ذمہ داری سونپی۔ جس نے لائبریری کے موضوع پر اپنے تحقیقی مقالہ De Bibliothecis کی وجہ سے شہرت پائی۔ لٹریچر کے سروے سے معلوم ہوتا ہے کہ لائبریری کے موضوع پر سب سے پہلا تحقیقی مقالہ یہی تھا۔ بدقسمتی سے سیزر کی وفات اس منصوبہ کی تکمیل سے قبل ہی ہو گئی اس کے بعد اس وقت کے مشہور ادیب اور تصنیف و تالیف کے ماہر اسینی ئس پولیو نے ۵ سال کی قلیل مدت میں اس عظیم پبلک لائبریری کا منصوبہ پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اس لائبریری کی تکمیل کی وجہ سے دوسرے شہروں کے لوگوں میں بھی ایسا ہی جذبہ پیدا ہونا شروع ہوا اور یہی جذبہ بے شمار دوسری لائبریریوں کو جنم دینے میں ممد و معاون ثابت ہوا اور لاتعداد لوگوں کے جوہر کھل کر سامنے آئے۔ اسی بناء پر اسینی ئس پولیو کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ

He made men's talents a public possession

اس کے بعد بے شمار بادشاہوں نے بھی لائبریریاں بنانے کی طرف خصوصی توجہ دی جن میں ٹراجان وسپاسن اور ہیرلیس قابل ذکر ہیں۔

رومن شہنشاہ قسطنطین نے چوتھی صدی عیسوی میں بائی زنطیم شہر میں ایک بہت ہی عظیم الشان شاہی لائبریری بنوائی جو کہ عیسائی لٹریچر کا اہم مرکز تھی۔ اس کے علاوہ اس لائبریری نے یونان و روم کے پرانے لٹریچر کو محفوظ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

جدید معاشرتی دور کا آغاز

جب پانچویں صدی عیسوی میں جرمن غیر مہذب لوگوں کے ہاتھوں رومن بادشاہت کا خاتمہ شروع ہوا تو تمام ذاتی اور پبلک لائبریریاں شعلوں کی نظر ہو گئیں۔ یا ان کی ایسی حالت کردی گئی کہ وہ تباہی کے کنارہ تک پہنچ گئیں۔ اس ہولناک تباہی سے یونانی اور رومن تہذیب و تمدن کے کچھ وہ حصے بچ گئے جو کہ گرجا گھروں سے ملحق تھے۔ اور اس سے جدید دنیا کے ثقافتی اور معاشرتی دور کا آغاز ہوا۔

جب دوسری صدی عیسوی کے آغاز میں عیسائی راہب کیمونیٹس کا دور شروع ہوا تو لائبریریوں اور کتابوں کو روحانی زندگی کی ترقی کے لئے بہت اہم تصور کیا جاتا تھا۔ حکومت نے بھی تعلیمی فروغ میں خاصی دلچسپی لی اور کتابوں کے استعمال کے بارہ میں کئی احکامات جاری کئے۔ جس میں سب سے مشہور Benedictine order تھا جس کی رو سے خصوصی طور پر پڑھنے کی اہمیت' مطالعہ اور اس سے متعلق لائبریری کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا۔ لائبریریوں میں سرکاری حکم کے تحت کتابوں کے اجرا کے لئے ایک شخص کی ڈیوٹی ہوتی تھی اور سالانہ پڑتال بھی کی جاتی تھی۔ تاکہ کتابوں کے اعداد و شمار کا ریکارڈ رہے۔

سکرپٹوریا

سکرپٹوریا ایسے اداروں کو کہا جاتا تھا جہاں کتابوں کی نقول تیار کی جاتی تھیں۔ یہ کام بھی سرکاری حکم نامہ کے تحت ہی ہوتا تھا تاکہ ان کتابوں کو لائبریریوں میں رکھا جاسکے اور وہ محفوظ بھی رہیں۔ ایسے مشہور اداروں میں اٹلی میں مانٹے کیسیو اور رابیو۔ جرمنی میں فلڈا اور کوری' برطانیہ میں وارمتھ اور کینٹیبری کتابیں تیار کرنے میں بہت مشہور ہوئے۔

قوانین کتب خانہ

کتابوں کے اجرا اور حصول کے بارہ میں قوانین تیار کئے گئے اور لائبریری سے متعلق اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف تعزیری کارروائی کے لئے بھی اصول کا نفاذ کیا گیا۔ کتابیں دوسری خانقاہوں اور دوسرے شہروں کے عوام کو سیکیورٹی لے کر مستعار دی جاتی تھیں۔ اس طرح عیسائی خانقاہوں نے پبلک لائبریریوں کا کردار بھی ادا کیا۔

عیسائی راہبوں کا علمی ذوق

جب ۱۳ویں صدی عیسوی میں یورپ میں یونیورسٹیاں بنائی گئیں تو عیسائی راہب جب چھٹیوں میں اپنی خانقاہوں میں آتے تو وہ تمام نوٹس جو انہوں نے ارسطو' پلیٹو سے متعلق' قانون' سائنس اور دوسرے علوم کے بارے میں لئے ہوتے تھے ان کی نقول کر کے دوسرے لوگوں میں علم پھیلانے کی خاطر رکھتے۔ ان خانقاہوں میں جو ناخواندہ لوگ آتے ان کو یہ طالب علم چھٹیوں کے دوران لکھنا پڑھنا بھی سکھاتے اس طرح عیسائی خانقاہوں نے لوگوں کی درس و تدریس میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

مذہبی جنگوں کے اثرات اور لائبریریوں کی تعمیر نو

برطانیہ میں عیسائی خانقاہوں کا دور ۱۵۳۶ء میں اختتام کو پہنچا جب مذہبی اداروں کو شاہ ہنری ۸ نے دبایا اور ان کی سرکاری امداد کو بند کر دیا۔ اس وقت کوئی ایسا مثبت قدم نہیں اٹھایا گیا کہ یہ ادارے محفوظ رہ سکیں۔ صرف اتنا کیا گیا کہ دوسری لائبریریوں کا تھوڑا سا حصہ شاہی لائبریری میں منتقل کیا گیا۔ ۱۵۵۰ میں شاید لوٹ مار کی وجہ سے لائبریریوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا اور کتابیں لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئیں۔

ملکہ الزبتھ اول کے دور سلطنت میں کچھ ذمہ دار افسران نے یہ محسوس کیا کہ جو کتابیں بکھر کر عوام کے ہاتھوں میں جا چکی ہیں وہ حکومت کی پالیسیوں کے خلاف موثر پراپیگنڈا کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہیں۔ اور عوام کے اندر حکومت کے خلاف ردعمل ہو سکتا ہے۔ چنانچہ کینٹیبری کے چیف پادری میتھیو پیکر اور ملکہ کے سیکرٹری اعلیٰ رابرٹ سایسل نے ان کھوئی ہوئی کتابوں کو اکٹھا کرنے کا منصوبہ تیار کرکے اس میں بہت اہم کردار ادا کیا۔

ان کے علاوہ بعض دوسرے افراد میں سر رابرٹ بروس کاٹن اور سر تھامس بوڈے قابل ذکر ہیں۔ اس "Recall" مہم کے نتیجہ میں ان لائبریریوں کی منتشر کتابوں کا ایک قابل ذکر حصہ ۱۶۶۰ تک دوبارہ اکٹھا کر لیا گیا۔ پارکر کی اکٹھی کی ہوئی کتب پارکر کرسٹی کالج کیمبرج' کاٹن کی جمع کردہ کتب کاٹن برٹش میوزیم اور بوڈلیز کی کتب کو بوڈلین لائبریری میں آکسفورڈ میں رکھا گیا جو آج تک وہاں موجود ہیں۔ سب کچھ پڑھ کر ذہن میں یہ بات ضرور آتی ہے کہ برطانیہ کے عوام نے جس خلوص اور ایمانداری کا مظاہرہ کیا اس کا ذکر کرنے میں تاریخ دان مجبور ہے۔ فرض کریں کہ اگر آج ہمارے ملک میں یا کسی اور ترقی پذیر ممالک میں لائبریریوں سے کتابیں منتشر ہو جائیں۔ تو سب سے پہلی بات یہ ہے کہ کتنے لوگ انہیں سنبھال کر رکھیں گے اور پھر جب دوبارہ طلب کرنے اعلان ہو تو کیا وہ تمام کتب عوام دوبارہ واپس کردیں گے؟ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ پنساری ان کتابوں کے اوراق کو چورن کی پڑیاں بنانے میں استعمال کر ڈالیں!

مارٹن لوتھر کا جرمن عوام کے نام کھلا خط

جرمنی اور شمالی یورپ کے ممالک میں بھی عیسائی راہبوں کے کتب خانوں کی تباہی و بربادی ہوئی۔ لائبریریوں کی تعمیر نو کے لیڈر مارٹن لوتھر ذاتی طور پر لائبریریوں کی اہمیت پر یقین رکھتے تھے۔ مارٹن لوتھر نے ۱۵۲۴ میں ایک کھلا خط جرمن عوام کے نام لکھا جس میں لائبریریوں کی تعمیر نو کے لئے پر زور اپیل کی گئی اور یہ بات زور دے کر کہی

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر ۲۹۴۴۲ میں پروین اختر صاحبہ زوجہ غلام قادر صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مانگا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱- حق مہر ۱۰۰۰۰ روپے ۲- زیور طلائی ۳ تولہ مالیتی ۱۲۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسران مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین اختر ساکن مانگا ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ منور محمود کاہلوں وصیت نمبر ۱۹۴۲۵ گواہ شد نمبر۲ عبدالکریم وصیت نمبر ۶۹۶۹۔

مسل نمبر ۲۹۴۴۳ میں پروین رفیع مختار زوجہ چوہدری احمد مختار قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی حال لنڈن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۳-۲۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱- حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰۰۰۰ روپے ۲- فلیٹ نمبر ۱۴- بی واقع ہنسلو لنڈن مالیتی ۵۲۰۰۰ پونڈ جس پر دس ہزار پونڈ قرض ہے اصل قیمت ۴۱ ہزار پونڈ ہے۔ ۳- مکان ۲۱-۳۱ واقع دارالرحمت شرقی ربوہ برقبہ ۱۰ مرلہ کا ۱۶/۱- ۱۰ حصہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے ۴- زیورات طلائی وزنی ۴۱۸ گرام مالیتی ۱۲۵۴۰۰ روپے ۵- ہیرے کا سیٹ مالیتی ۱۲۷ پونڈ۔ پاکستانی کرنسی میں ۲۸۴۸۰ روپے ۶- فلیٹ واقع لنڈن آئٹم نمبر۲ کی قیمت پاکستانی کرنسی میں مالیتی ۱۶۸۰۰۰۰ روپے اس طرح کل جائیداد پاکستانی کرنسی میں ۱۹۸۳۸۸۰ روپے بنتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ پروین رفیع مختار ۵۰-سی بلاک نمبر۱۰ فیڈرل بی ایریا کراچی حال لنڈن یو کے۔ گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ چوہدری احمد مختار وصیت نمبر ۸۰۲۲ خاوند موصیہ۔

اعلان گمشدگی رسید بک

○ مجلس انصاراللہ نارتھ کراچی کو جاری کردہ رسید بک نمبر ۲۶۱۶ گم ہوگئی ہے۔ احباب مطلع رہیں اس رسید بک کی رسید پر کوئی چندہ نہ ادا کیا جائے۔

بقیہ صفحہ ۵

گئی کہ لائبریریوں کی تعمیر نو میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائے خواہ اس کے لئے کتنا ہی پیسہ کیوں نہ خرچ کرنا پڑے اور کتنی ہی صعوبتیں کیوں نہ برداشت کرنا پڑیں۔ چنانچہ اس اپیل کے نتیجہ میں جرمن عوام نے حب الوطنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اپیل کا پرجوش خیر مقدم کیا اور ہمبرگ میں ۱۵۲۹ اور آگسبرگ میں ۱۵۳۷ میں جامع لائبریریوں کا قیام عمل میں آیا جو کہ آج تک موجود ہی نہیں بلکہ عوام کو ہر قسم کی سہولت فراہم کر رہی ہیں۔ جرمنی کی لائبریریوں کو تیس سالہ جنگ کے نتیجہ میں ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ یونیورسٹی آف ہائیڈل برگ کی مشہور لائبریری جو کہ ۱۳۸۶ میں قائم ہوئی تھی کو جنگی تاوان کے طور پر میگضی ملن نے حاصل کیا اور پھر یہ کتابیں آپسالہ سویڈن کی لائبریری کا حصہ بن گئیں۔ فرانس' اٹلی' آسٹریا اور جنوبی جرمنی جہاں کیتھولک عقیدہ کو کوئی آنچ نہیں آئی اور قدیم لائبریریاں نقصان سے محفوظ رہیں ان میں جدید تقاضوں کے مطابق وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ کرکے انہیں تعلیمی فروغ کا ذریعہ بنایا گیا اور یہ کام ایک مسیحی سوسائٹی (The Society for Jesus) نے سرانجام دیا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ صفحہ ۳

نہیں رہی ہر مصیبت ہر مشکل حل ہوگئی' تو سب سے زیادہ پیار کرنے والا بھائی تھا' تو سب سے زیادہ پیار کرنے والا سر کا سایہ تھا' تو سب سے زیادہ پیار کرنے والا بچہ تھا۔ جو پیار ہر طرف سے کسی عورت کو نصیب ہو سکتے ہیں وہ مجھے تجھ سے نصیب رہیں گے۔

یہ معجزہ کیسے ہوا! تاریخ عالم کا مطالعہ کرکے دیکھیں۔ کبھی اس جیسا کوئی اور واقعہ اس آسمان کے نیچے رونما نہیں ہوا۔ یہ تنہا واقعہ ہے اور اس شان کا واقعہ ہے کہ اس شان کے نہ سورج ہیں' نہ چاند ستارے ہیں۔ یہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ صرف اور صرف حضرت محمد رسول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے دل کی رحمت اور آپؐ کے عظیم اخلاق کا نتیجہ تھا۔ کہ یہ بات رونما ہوئی' اور جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کے سامنے یہ آیت رکھی ہے' قرآن کریم نے اس مضمون کو یوں بیان کیا ہے کہ (-)

کہ اے محمدؐ کیا تو ان لوگوں کے غم میں ہلاک ہو رہا ہے جو تیری باتیں سنتے ہیں اور پھر ایمان نہیں لاتے اور ہلاکت کی طرف چلے جارہے ہیں۔

پس ناصح کے لئے جو سب سے اہم جذبہ ہے وہ محبت اور پیار کا جذبہ ہے وہ ان لوگوں کے لئے دکھ محسوس کرے جو نیک نصیحت سن کر اس پر عمل نہیں کرتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے بعض دفعہ سزائیں بھی دیں اور بڑی سخت سزائیں دیں اور وہ اتنی لمبی ہوگئیں کہ حیرت ہوتی تھی کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جیسا شفیق اور نرم دل انسان اتنے لمبے عرصے تک سزا کیسے دے سکتا ہے۔ مگر چونکہ آپؐ کسی عورت کی طرح نرم دل نہیں تھے۔ بلکہ ایک ایسے با اختیار مرد کی طرہ نرم دل تھے جسے اپنے جذبات پر پورا قابو حاصل تھا۔ جس کا دماغ اور دل باہم متوازن تھے۔ دل کو دماغ پر غلبہ نہیں تھا اور دماغ کو دل پر غلبہ نہیں تھا۔ دونوں پہلو بہ پہلو ایک توازن کے ساتھ جاری وساری تھے۔ اس لئے جہاں اصولی طور پر آپؐ نے فیصلے فرمائے وہاں ان پر سختی سے قائم رہے یہاں تک کہ بعض دفعہ جب تک خدا کی طرف سے وحی نازل نہیں ہوئی کہ اب بہت کچھ ہو چکا ہے اب ان کو معاف کردو۔ اس وقت تک آپؐ نے معاف نہیں کیا۔ لیکن اس عرصے میں بھی ان کے لئے دکھ ہی محسوس کرتے رہے ان کو جب بھی دیکھا رحم اور درد کی نظر سے دیکھا۔ یہ وہ بنیادی صفات ہیں جو میں عہدیداران میں دیکھنا چاہتا ہوں۔

اگر کوئی اس طرح بات کرے کہ محسوس ہو کہ اس کا دل دکھ گیا ہے' اور پیار اور محبت سے نصیحت کرے تو اس کا اور اثر ہوتا ہے۔ اور کوئی اس طرح جس طرح تنقید کی گئی ہو' تنقید کرے تو اگر بات سچی بھی ہو تو انسان اس کو قبول نہیں کرتا۔ بارہا میں نے سمجھانے کی کوشش کی ہے (پتہ نہیں کیوں اور کون سی ایسی زبان میں بولتا ہوں جو آپ کو سمجھ نہیں آتی یا بعضوں کو آتی ہے اور بہت سے سمجھے بغیر رہ جاتے ہیں) کہ نصیحت کرنی ہو تو درد اور دکھ سے کیا کریں اور سلیقے سے کیا کریں۔ بات اس رنگ میں کرنی چاہئے کہ دل سے نکلے اور دل پر اثر انداز ہو۔ اور وہی بات اثر انداز ہوا کرتی ہے۔ جو دل سے نکلتی ہے۔ دماغ سے نکلی ہوئی باتیں اثر انداز نہیں ہوا کرتیں۔ دماغ پر تو اثر کرلیتی ہیں دل پر نہیں کرتیں اور تربیت کا تعلق دل کی باتوں سے ہے۔ دماغ مسائل سمجھاتا ہے۔ مگر دلوں کو محبتیں بدلا کرتی ہیں۔ دلوں کو پیار تبدیل کیا کرتے ہیں۔ (-) اس لئے کہ دل کے معاملات اور ہیں' دماغ کے اور ہیں۔ محبت' عشق و وفا' خلوص اور قربانی اور اپنے اندر ایک حیرت انگیز انقلابی تبدیلی پیدا کرلینا یہ سارے دل کے معاملات ہیں اس لئے صاحب دل کو تربیت کرنی چاہئے اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ اچھے انداز سے بات کرنی چاہئے۔ اگر کوئی بات رد کردیتا ہے اور آگے سے طعن آمیزی سے کام لیتا ہے تو اس کے لئے بھی طرز عمل یہ ہونی چاہئے کہ انسان کا دکھ محسوس کرے اور دعا دیتے ہوئے واپس آجائے' جیسے بعض فقیر!

چنانچہ مجھے یاد ہے بچپن کے زمانے میں قادیان میں بعض فقیروں کو دیکھا کرتا تھا جو بڑے اچھے لگا کرتے تھے اور میرے دل میں ان کے لئے بڑا پیار پیدا ہوتا تھا۔ ان کی عادت ہوا کرتی تھی کہ اگر کسی گھر نے ان کو دھتکار دیا اور کہا جاؤ بھاگ جاؤ' روٹی نہیں ہے تو کہتے اچھا! اللہ تیرا بھلا کرے۔

تربیت کی راہ میں تو خدا کے رستوں کا ایسا فقیر بننا پڑتا ہے کہ سختی کا کلام بھی کوئی کرتا ہے اور جواب میں بات سننے کی بجائے' شکریہ ادا کرنے کی بجائے طعنے دینے شروع کردیتا ہے تو سر جھکا کر کہیں کہ اچھا! اللہ تیرا بھلا کرے' ہم نے تو دل کے درد کے ساتھ' ہمدردی سے نصیحت کی تھی' توفیق ملتی ہے تو اس پر عمل کرو نہیں ملتی تو ہم اپنا رستہ لیتے ہیں۔

(خطاب ۳۱- اگست ۱۹۹۱ء بر موقع جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ جرمنی)

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ دفتر الفضل ربوہ کے والد محترم مرزا عبدالعزیز صاحب ابن مکرم مرزا محمد عبداللہ صاحب درویش گذشتہ تین ہفتہ سے آنکھ کی تکلیف سے صاحب فراش ہیں۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق آنکھ کے پچھلے حصے میں پیپ پڑ گئی ہے۔

○ مکرم ماجد محمود کاہلوں صاحب دارالعلوم غربی نمبرا ربوہ کی ممانی محترمہ بشریٰ بشارت صاحبہ اوسلو ناروے تقریباً دو تین ماہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں

○ مکرم نصیر احمد مبشر صاحب ٹاؤن شپ لاہور کی ہمشیرہ محترمہ خالدہ پروین صاحبہ کا لندن کے ایک ہسپتال میں اپریشن ہوا ہے۔

○ محترم منشی محمد اسماعیل صاحب خوشنویس چکر آنے کی وجہ سے علیل رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم شیخ غلام محمد صاحب فیصل آباد ۹۴-۳-۸ کو وفات پاگئے ہیں۔ آپ کی عمر ۹۱ سال تھی اور آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز مغرب مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا محمد دین صاحب شاہد مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ کو اللہ کی راہ میں اسیر ہونے کا اعزاز بھی ملا اور دو سال تک آپ کا مقدمہ چلتا رہا۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم قاضی محمد اسماعیل صاحب ایڈووکیٹ ابن مکرم قاضی محمد شفیق صاحب آف مردان بقضائے الٰہی مورخہ ۹۴-۳-۴ بروز جمعتہ المبارک وفات پا گئے۔ ان کی نماز جنازہ ہفتہ کے روز ادا کی گئی۔ آپ دل کے دورہ پڑنے سے وفات پا گئے تھے۔ ان کی بلند درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم قاضی محمد حبیب الرحمان صاحب گوجرانوالہ حرکت قلب بند ہونے سے مورخہ ۹۴-۱-۳۰ کو انتقال کر گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب امیر ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے سب سے چھوٹے داماد اور مکرم عبدالحمید صاحب گوندل قائد خدام الاحمدیہ ضلع سیالکوٹ کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالوحید صاحب گوندل ابن مکرم بشیر احمد صاحب گوندل ۹۴-۳-۶ کو شام ساڑھے آٹھ بجے بعمر ۲۸ سال وفات پا گئے۔ ۹۴-۳-۷ کو ساڑھے دس بجے نماز جنازہ ادا کی گئی۔ سیالکوٹ ہی میں مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ آپ نے اپنی اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی جس کی عمر ایک سال ہے چھوڑی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری خوشی محمد صاحب بی ایس سی (وفات یافتہ) سکنہ چک 543/E.B ضلع وہاڑی مورخہ ۹۴-۲-۲۴ بوریوالہ میں وفات پاگئیں۔ آپ موصیہ تھیں اسی روز ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب ممتاز (مربی ضلع فیصل آباد) نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد تدفین انہوں نے ہی دعا کروائی۔ آپ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب منصور کی والدہ تھیں اور مکرم چوہدری محمد غضنفر صاحب چٹھہ انسپکٹر مال کی ممانی تھیں۔

اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم محمد اسحاق صاحب زعیم انصار اللہ چونترہ ضلع راولپنڈی کی پھوپھی اہلیہ مکرم کرم الٰہی صاحب (وفات یافتہ) چند دن بیمار رہنے کے بعد ۸۴ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ میت ربوہ لائی گئی۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ تدفین کے بعد مکرم محمد اکرم خان صاحب نے دعا کروائی۔

○ مکرم نجیب احمد فہیم صاحب شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ (صدر لجنہ نصیر آباد نمبر ۲ ربوہ) اہلیہ مکرم ملک سلطان علی صاحب مورخہ ۹۴-۲-۲۶ کو وفات پاگئیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے نیز جن احباب و خواتین نے دلی تعزیت اور اظہار ہمدردی فرمایا ہے ان سب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

خلاصہ سالانہ کارکردگی
سرگودھا شہر بابت واقفین نو

○ ہر ماہ باقاعدگی سے ماہانہ اجلاس ہوتے رہے ایک ماہ حلقہ وار اجلاس ہوتا اور ایک ماہ اجتماعی۔

○ تمام والدین واقفین نو سے ہر ماہ باقاعدگی سے انفرادی رابطہ بذریعہ ٹیلی فون بھی ہوتا رہا۔

○ ہر ماہ واقفین نو کے گھروں کی صفائی اور ماحول اور جسمانی صفائی کا جائزہ لیکر مناسب راہنمائی کی گئی۔

○ تمام واقفین نو کو نصاب مہیا کیا گیا۔ اور اس کے مطابق تعلیم و تدریس کی گئی۔

○ سال کے آغاز میں ہر ماہ اور بعد ازاں ہر سہ ماہی میں واقفین نو کا میڈیکل چیک اپ ہوتا رہا۔ ضرورت مند واقفین نو کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔ اس سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر محمد شکور صاحب' ڈاکٹر صلاح الدین صاحب لغاری' مکرم ڈاکٹر ہارون شریف رندھاوا صاحب اور مکرم ڈاکٹر انیس احمد شہزاد صاحب نے رضاکارانہ خدمات سر انجام دیں۔

○ مرکز سے موصول ہونے والے سہ ماہی خط اور خطبات تمام واقفین نو تک پہنچائے گئے۔

○ واقفین نو شہر سرگودھا نے چندہ اکٹھا کر کے بوسنین بچوں کے لئے کپڑے خرید کر بھجوائے۔

○ دوران سال واقفین نو سرگودھا کے دو وفود زیارت مرکز کے لئے گئے۔

○ تمام واقفین نو کی انفرادی فائلیں تیار کی گئی ہیں اور ان کا باقاعدہ ریکارڈ up to date رکھا جا رہا ہے۔

○ اسکول کے سالانہ امتحان میں کامیاب ہونے والے واقفین نو میں خصوصی انعامات تقسیم کئے گئے۔

○ امسال ایک ریلی بھی منعقد کی گئی جس میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو' مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم میاں اعجاز احمد طاہر صاحب نمائندگان مرکزی بھی شامل ہوئے اور حوصلہ افزائی و راہنمائی فرمائی۔

○ واقفین نو سرگودھا شہر کے لئے انگلش' عربی اور سپینش زبانیں سکھانے کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اس کارکردگی کے سلسلہ میں مکرم سیکرٹری صاحب وقف نو' مکرمہ امینہ صلاح الدین صاحبہ معاونہ سیکرٹری وقف نو سرگودھا شہر اور مکرم مسعود احمد شاہد صاحب مربی ضلع سرگودھا خاص طور پر شکریہ اور دعا کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور بیش از پیش خدمات سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(وکالت وقف نو)

مختصرات

مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ (پی ایچ ڈی) شاہدرہ لاہور نے محترم ابوالاقبال صاحب کے الفضل میں شائع ہونے والے قطعات کی بہار سے متاثر ہو کر اپنے قلبی جذبات کا اظہار چند قطعات کی صورت میں کیا ہے جن میں انہوں نے اسیران راہ مولا کو ان کی رہائی پر مبارکباد پیش کی ہے۔ اور لکھا ہے کہ خدا کی خاطر جیل کی صعوبتیں اور تکالیف برداشت کرنا ایک عظیم سعادت ہے۔ وہ اپنے آخری قطعہ میں کہتے ہیں۔

وہ ہوا جو قید و بند کی کوٹھڑی میں آئی تھی
آپ کے قطعات کی صورت وہ کستوری ہوئی

اسی طرح آپ نے ایک غزل "خیرات کران کی رہائی......." بھجوائی ہے۔ جس میں اسیران راہ مولا (ساہیوال کیس) کے لئے رب کریم کے حضور التجا کی ہے کہ دس سال اسیران راہ مولا کو جیل میں گذر رہے

باقی صفحہ ۸ پر

M.T.A
کی نشریات بالکل صاف اور واضح دیکھنے کیلئے
مضبوط اور معیاری
مکمل ڈش انٹینا
امپورٹڈ ریسیور کے ساتھ
۹۵۰۰ روپے میں
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی فیصل آباد
فون ۳۰۸۰۶ رہائش ۶۸۰۳۷۳

خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ : 27- مارچ- 1994ء
دھوپ نکلی ہوئی ہے-
درجہ حرارت کم ازکم 18 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ چوہدری الطاف حسین کو صوبہ پنجاب کا گورنر مقرر کر دیا گیا ہے- ہفتہ کی رات چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے ان سے حلف لیا- پہلے بھی گذشتہ سال نگران وزیر اعظم میر بلخ شیر مزاری کے دور میں اس وقت کے صدر غلام اسحاق خان نے انہیں پنجاب کا گورنر مقرر کیا تھا- غلام مصطفیٰ کھر کے بعد وہ دوسرے گورنر ہیں جنہیں دوسری بار یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے- ان کے حلف لینے کی تقریب میں وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد خان وٹو، سینئر وزیر مخدوم الطاف احمد، صوبائی وزراء اور پی ڈی ایف کے اہم رہنماؤں نے شرکت کی-

○ چوہدری الطاف حسین نے گورنر ہاؤس میں اخبار نویسوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ مجھے اس لئے گورنر بنایا گیا ہے کہ میں جمہوریت کے استحکام کی جدوجہد کروں- اور صوبہ و عوام کی ترقی کی کوشش کروں- انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو مکمل طور پر بااختیار اور خود مختار وزیر اعلیٰ ہیں ان کے ساتھ ہمارا مکمل تعاون ہے- ہم مل کر عوام کی خدمت کریں گے- انہوں نے مزید کہا کہ لوگ وزیر اعظم کی شرافت کو کمزوری سمجھتے ہیں میں ان لوگوں کو پہلے بھی ڈیل کر چکا ہوں- سب ٹھیک ہو جائے گا-

○ خصوصی عدالت نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو چوتھے صدارتی ریفرنس سے بھی بری کر دیا ہے- اکتوبر ۸۹ء میں اس وقت کے صدر غلام اسحاق خان نے سی-۱۳۰ کے ناجائز استعمال پر ان کے خلاف یہ ریفرنس دائر کیا تھا- ریفرنگ اتھارٹی کسی قاعدہ قانون کی خلاف ورزی ثابت نہیں کر سکی- خصوصی عدالت نے ریفرنس خارج کرتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہ کے خلاف کوئی کیس نہیں بنتا اور کسی ثبوت کے بغیر مدعا علیہ کو کس طرح قصوروار ٹھہرایا جا سکتا ہے-

○ ایک اخبار نے یہ قیاس آرائی کی ہے کہ نواز شریف کو قتل کرنے کی سازش کی گئی ہے جس میں قتل کو حادثہ کا رنگ دیا جائے گا- اس سلسلے میں مسلم لیگ کے سیکرٹری جنرل سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ اس قسم کا کوئی سانحہ ہوا تو اس کی ساری ذمہ داری حکومت پر ہوگی- انہوں نے کہا کہ سابق وزیر اعظم کو جسمانی طور پر ختم کرنے کی کوشش کی گئی تو ملک میں ناقابل تصور افراتفری اور بحران پیدا ہوگا-

○ مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں بھارتی وزیر مملکت برائے داخلہ امور راجیش پائلٹ اور سابق وزیر اعلیٰ مقبوضہ کشمیر فاروق عبداللہ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں دونوں لیڈر بال بال بچ گئے- ان کی بچت بلٹ پروف کار کی وجہ سے ہوئی- مجاہدین اور دونوں کے محافظوں کے درمیان گولیوں کا تبادلہ چھ منٹ تک ہوتا رہا- مجاہدین نے سری نگر ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر بھی راکٹ برسائے-

○ پنجاب اسمبلی میں حزب اختلاف کے قائد میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ منظور وٹو کان اور آنکھیں کھول کر عوامی جذبات سمجھنے کی کوشش کریں- انہوں نے کہا کہ نیشنل ہاکی سٹیڈیم کے واقعہ سے منظور وٹو کو اپنی سیاسی حیثیت کا پتہ چل گیا ہوگا- عوام میں موجودہ حکومت کی جڑیں کٹ چکی ہیں- کسی بھی وقت ان کی حکومت کے کوچ کا بگل بجنے والا ہے-

○ وفاقی وزیر داخلہ میجر جنرل (ریٹائرڈ) نصیراللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ایف-۱۶ طیارے حاصل کرنے کے لئے ایٹمی پروگرام ختم نہیں کریں گے-

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے اومان پہنچنے پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا- ان کے اس دورے میں دونوں ملکوں کے درمیان تجارت، اطلاعات اور تعلیم کے بارے میں معاہدوں پر دستخط اور مشترکہ سرمایہ کار کمپنی قائم کرنے کا فیصلہ ہوگا- اومان کا گیس خریدنے اور اومان کو پینے کا پانی فراہم کرنے کا معاہدوں پر بھی دستخط ہونگے-

○ وزیر اعظم پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن نے کھیل کے میدان کو بھی سیاست کا اکھاڑہ بنانے کی مذموم کوشش کی اور پاکستان کی جیت سبوتاژ کرنے کے لئے اپنے گماشتے بھیجے- انہوں نے کہا کہ اگر ہم نے صبر کا دامن چھوڑ دیا تو نواز شریف کا گھر سے نکلنا محال ہو جائے گا- انہوں نے مزید کہا کہ مرکز میں تبدیلی کی بات کرنے والے پہلے ہم سے تو دو دو ہاتھ کرلیں- اس کے بعد مرکز کا رخ کریں-

○ وفاقی وزیر برائے امور کشمیر و شمالی علاقہ جات افضل خان نے کہا ہے کہ کشمیر کے بارے میں میں نواز شریف کے پاس جائے کو بھی تیار ہوں- انہوں نے کہا ہم ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں اور اپوزیشن کو ساتھ لئے بغیر جمہوریت نہیں چل سکتی-

○ پنجاب کی صوبائی کابینہ نے پنجاب میں بلدیاتی انتخابات ۲۷- جولائی کو کروانے کا فیصلہ کیا ہے- انتخابات کے لئے حلقہ بندیاں قائم کرنے کے علاوہ نئی انتخابی فہرستیں بھی تیار کی جائیں گی-

○ پاکستان نے اپنا ایٹمی پروگرام کیپ کرنے پر مشروط آمادگی کا اظہار کیا ہے- لیکن اس کے لئے شرط یہ عائد کی ہے کہ امریکہ پہلے مسئلہ کشمیر حل کرا دے- اور مزید کہ پاکستان سے کوئی ایسا مطالبہ نہ کیا جائے جس پر بھارت رضامند نہ ہو-

○ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے صدر اور قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کے خلاف ہمارا احتجاج وقت پر تحریک بن جائے گا- انہوں نے کہا کہ اس حکومت کو ہٹانا عین جہاد ہے-

○ وفاقی محتسب نے ٹیلی ویژن پر سگریٹ کے مختلف برانڈوں کی تشہیر پر پابندی عائد کر دی ہے اور حکم دیا ہے کہ ان احکامات پر ۴۵ روز کے اندر اندر عملدرآمد کرایا جائے-

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی نے کہا ہے کہ اگر فریقین درخواست کریں تو مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے وہ تعاون کر سکتے ہیں-

○ نائب امیر جماعت اسلامی سینیٹر پروفیسر خورشید احمد نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن کو چاہئے کہ دونوں مسئلہ کشمیر پر قومی موقف اختیار کریں-

○ افغانستان میں جنگ بندی اور قیام امن کے لئے چار مختلف فارمولوں پر کام ہو رہا ہے- جن میں ایک کے مطابق ہرات اور ننگرہار کے گورنروں نے تمام سیاسی جماعتوں کو اکٹھے ہو کر شوریٰ قائم کرنے کی تجویز پیش کی ہے-

○ وفاقی پے کمیٹی نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے لئے انڈکشن سسٹم رائج کرنے کی سفارش کی ہے جس کے مطابق ملازمین کی تنخواہوں میں مہنگائی کے تناسب سے خود بخود اضافہ ہوتا رہے گا- مزید براں مکانات کے کرائے کی شرح بھی ۴۵ فی صد سے بڑھا کر ۵۶ فی صد کر دی گئی ہے- معلوم ہوا ہے کہ پے کمیٹی نے ان مراعات کا اطلاق یکم جنوری ۱۹۹۴ء سے کرنے کی سفارش کی ہے-

بقیہ صفحہ ۷

ہیں اے خدا اپنے فضل سے اور قدرت نمائی سے انہیں رہائی عطا فرما- وہ کہتے ہیں- ۔

باعزت ان کو بری کرا اے مرے رب کریم
کچھ بھی تو مشکل نہیں تیرے لئے اے ذوالکمال
صابر و شاکر ہیں تیرے پانچ بندے اب وہاں
رہتے ہوئے تاریک کمروں میں انہیں ہے دسواں سال
خیرات کر اب ان کی رہائی اے میرے غالب خدا
ترس گئے منہ دیکھنے کو ان کے سب اہل و عیال

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تبدیلی نام

○ میں نے اپنا نام بشریٰ بیگم سے تبدیل کر کے بشریٰ تبسم رکھ لیا ہے- اب مجھے بشریٰ تبسم کے نام سے لکھا اور پکارا جائے-

(بشریٰ تبسم زوجہ خلیل الرحمان
چک نمبر ۹۶ گ-ب، صریح
تحصیل جڑانوالہ، ضلع فیصل آباد

سرگودھا شہر کی رہائشی سکیموں میں ارزاں ترین رہائشی منصوبہ
قینچی موڑ سرگودھا لاہور روڈ پر نیو سیٹلائٹ ٹاؤن کے ساتھ
ملازمت پیشہ اور کاروباری حضرات کے لیے
پر لطف اور آپ کے بچوں کا مستقبل
گلشن بشیر
250 روپے فی مرلہ ماہانہ اقساط پر
خصوصیات
میٹھا پانی • بجلی • سیوریج • سڑکیں • سکول
30 مارچ 1994 تک بکنگ کرانے والے 2 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تمام اقساط معاف
علاوہ ازیں ٹوکن منی ایک ہزار روپے فی پلاٹ تمام رقوم بذریعہ ڈرافٹ یا کراس چیک بنک میں جمع کرانا ہوگی
مسلح افواج اور سرکاری ملازمین کے لیے 5 اقساط کی چھوٹ
مزید تفصیلات کے لیے
فخر اسٹیٹ ایجنسی اینڈ کالونی آرگنائزرز
قینچی موڑ گلشن بشیر کالونی سرگودھا فون 721782 64641

صاحب اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں- اگر کوئی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں-

DWARFISHNESS COURSE	120	چھوٹا قد کورس
BED URINE COURSE	35	بول بستری کورس
MITTI CHOUR COURSE	25	مٹی چھوڑ کورس
BABY GPOWTH COURSE	40	بے بی گروتھ کورس
MARASMUS COURSE	60	سوکھا پن کورس
BABY TONIC	12	بے بی ٹانک
SLOW DENTITION CURE	20	آہستہ دانت نکالنا کیور
IRRBOULER TEETH CURE	20	بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹوں کے لئے معقول کمیشن چار صد روپے یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ
گول بازار- ربوہ پاکستان- فون آفس 771 کلینک 606